اردو میں کتب تجوید

ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ

تحقیقی مقالہ ایم۔فل۔ اسلامک تھاٹ اینڈ سیولائزیشن

شعبہ اسلامی فکر و تہذیب

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

Abstract

The topic of my research dissertation is "The Review of books of Tajweed" which are included in the syllabus of Madrasas and some other non syllabus books are also included. My research will revolve around the introduction, importance and need of Tajweed according to Quran and Sunnah. I shall put my efforts to come up with the proper theme and true sense of Tajweed. I shall focus on the rules of Tajweed as well as the language used in the books which are being taught in the syllabus. Furthermore I shall emphasize on the different levels and classes I.e.; for beginner, mediocre and learned. My thesis will follow an analytical as well as a comparative study within different sects. My research will tell us that which book is more comprehensive in this regard. I shall introduce a brief introduction of the authors of the books which are mentioned in the syllabus so that it may give a solid and lucid picture regarding my research. I shall also focus on the deficiencies regarding the explanation of rules of Tajweed and shall provide the most suitable way of explanation for better understanding. The main focal point of my research on above mentioned topic will be in urdu books but for the sake of better understanding and more critical, I shall also use some Arabic and historical books which are written in the perspective of Tajweed. During the time period of my research work I shall be meeting different experts of different sects at different places for my own better understanding and for gaining expert opinion pertinent to this issue. I shall also look on the difficulties faced by the students while learning Tajweed in order to go into the gist of this area of study. In short, I shall draw a conclusion of my research that why people face difficulties during the study of Tajweed and its relevant solution. I shall come up with certain suggestions for the improvement of Tajweed so that this area of study may become easy, comprehensive and more understandable.

اقرارنامــــــــــــہ

میں عطاء الرحمن حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ اس مقالہ میں پیش کیا گیا کام میرا ذاتی ہے اور یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی شعبہ اسلامی فکر و تہذیب لاہور کے ایم فل کے اسکالر کی حیثیت سے ڈاکٹر محمد طاہر مصطفےٰ کی نگرانی میں کیا گیا۔ میں نے یہ کام کرتے ہوئے کسی سرقہ سے کام نہیں لیا اور دوسری یونیورسٹی یا ادارے میں ڈگری کے حصول کے لئے پیش نہیں کیا ہے اور نہ آئندہ کروں گا۔

عطاء الرحمن

2012ء

شعبہ اسلامی فکر و تہذیب

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

تصدیق نامہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ عطاء الرحمن نے مقالہ بعنوان ‘‘اُردو میں کتب تجوید ایک تحقیقی و تنقیدی جائزہ ’’برائے حصول سند ایم فل میری نگرانی میں مکمل کیا ہے میں اس کے انداز و معیار تحقیق سے مطمئن ہوں اور برائے حصول ڈگری ایم فل اسلامی فکر و تہذیب پیش کرنے کی اجازت دیتا ہوں ۔

ڈاکٹر محمد طاہر

مصطفےٰ

اظہار تشکر

اللہ رب العزت کا بے پایہ کرم و احسان ہے کہ میرا مقالہ بعنوان ''اُردو میں کتب تجوید ایک تحقیقی و تنقیدی جائزہ '' مکمل ہوا۔ اس مقالہ میں میری نگرانی میرے نہایت ہی مشفق محترم و مہربان استاذ ڈاکٹر محمد طاہر مصطفےٰ صاحب نے فرمائی جنہوں نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے ہر موڑ پر نہ صرف رہنمائی فرمائی بلکہ ضرورت پڑنے پر و ہ میرے ساتھ مختلف سکالرز سے ملاقات کیلئے تشریف بھی لے جاتے رہے ۔ اور بہت ہی احسن طریقے سے میری اصلاح فرمائی ۔

تجویدی کتب پر نقد کے حوالہ سے رہنمائی استاذا لا ساتذہ مربی، مکرمی ومحترمی جناب قاری محمدشفیع صاحب مہتمم جامعہ عمر بن عبدالعزیزنے زیاد ہ تر اور استاذ الاساتذہ محترم قاری حبیب الرحمن صاحب صدر مدرس جامعہ صدیقیہ توحید پارک لاہور اور مولانا محمد راشد ایم فل انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد نے فرمائی ۔ کمپوزنگ میں معاونت مولانا عبدالناصر صاحب ، مولانا ساجد نعیم صاحب اور محمد راشد صاحب نے کی۔

اللہ کریم ان سب کے علم و عمل میں برکت فرمائے اور میری مدد اور رہنمائی کرنے کا بہترین اجر اس دنیا اور آخرت میں عطاءفرمائے۔آمین

مقدمہ

قرآن مجید آخری صحیفہ آسمانی ہے جو رہتی دنیا تک بنی نوع انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سب سے بڑا سرچشمہ ہے اسے پڑھنا، پڑھانا،ہر مسلمان کا سیکھنا سکھانا اور اس کے بعد اس کی تعلیمات پر عمل کرنا مسلمان کے لیے صراط مستقیم کے حصول کا بنیادی ماخذ ہے، قرآن مجید اللہ رب العزت کا کلام ہے اور بغیر تغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور صحیح اسناد کے ساتھ ہم تک پہنچا۔ اس کی حرکات و سکنات اور حروف و کلمات محفوظ ہیں ساتھ ہی ساتھ اس کا طریقہ ادائیگی بھی من و عن محفوظ ہے اوریہ سب چیزیں تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں ، قرآن کی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ قرآن مجید تجوید کے ساتھ نازل ہوا اللہ تعالی نے ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ ‘‘ ہم نے قرآن کو عربی میں اتارا’’ اور تجوید صحیح عربیت کے ساتھ پڑھنے کا نام ہے، تجوید کے خلاف تلاوت کرنے سے اس کی عربیت اور عربوں کا لب و لہجہ سب خراب ہوکر رہ جائے گا کیونکہ ہر زبان کا ایک مخصوص لب و لہجہ ہوتا ہے اور قرآن عربی میں ہونے کی وجہ سے اس کا لب و لہجہ بھی خالص عربوں کی طرح ہونا چاہیے حضور خود افصح العرب اور سب سے بڑے مجود تھے ، اس لیے جو شخص قرآن کو خلاف تجوید پڑھے گا، وہ غلط پڑھے گا، اس کی تلاوت نبی کریم کی تلاوت کے موافق نہ ہوگی۔

اگر کوئی شخص کوشش کرے کہ مجھے عربوں کا سا طریقہ ادائیگی حاصل ہو اس کے لیے فن تجوید کا حاصل کرنا از حد ضروری ہے ، کیونکہ عربوں نے اس فن کو اسی لیے مدون کیا ہے کہ قرآن کریم کی صحیح تلاوت کی جاسکے ، امت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہر دور میں ایسے آدمی تیار کرتی رہے جو تجوید میں ماہر ہوں، فقہاء کے نزدیک بھی علم تجوید سیکھناضروری ہے۔۔

برصغیر میں علم تجوید کی ترویج و اشاعت اور تعلیم و تعلم کے لیے مدارس مستقل کام کر رہے ہیں اس علم پر مختلف علماء تجوید نے کتابیں تحریر فرمائیں جو مختلف مدارس میں شامل نصاب ہیں اور عرصہ دراز سے طلباء کو پڑھائی جارہی ہیں، ان پر تحقیق و نقد کرنا میرے مقالے کا اصل موضوع ہے تا کہ عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق اس فن میں مزید نکھا ر اور بہتری کی راہیں تلاش کی جا سکیں ،اس کے علاوہ بہت سارے قراء کرام نے اور اس علم سے محبت رکھنے والے لوگوں نے بھی کتابیں اور رسائل تحریر فرمائے۔ یہ مبتدی متوسط اور منتہی کے لیے کس قدر مفید ہیں ان میں قواعد تجوید کا احاطہ کس قدر ہے؟ زبان سہل ہےیا مشکل ، اسی طرح کتاب مبتدی کے لیے ہے یا منتہی کے لیے حجم کے لحاظ سے کتنی ہے؟ مدارس کے طلباء کے لیے صرف مفید ہے یا عام آدمی بھی اس سے استفادہ کرسکتا ہے ،یہ تما نکات بھی میرے اس تحقیقی مقالے کے اہداف ہیں۔

موضوع تحقیق کے بنیادی سوالات

*علم تجوید کی اہمیت کیا ہے ؟
*علم تجوید کی نصابی کتب کون کون سی ہیں؟
*علم تجوید کی غیر نصابی کتب کون سی ہیں؟
*علم تجوید کی کتب مبتدی کے لیے ہیں یا منتہی کے لیے؟
*شروح اور حواشی ایک قاری کے لیے کتنے مفید ہیں؟

اہداف تحقیق

*کتب تجوید کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لینا کہ نصابی و غیر نصابی کتابوں میں اصول و قواعد کے اعتبار سے ترتیب کیا ہے؟ انداز بیاں آسان ہے یا مشکل؟

سابقہ تحقیقی کام کی روشنی میں موضوع ہذا کی اہمیت

یوں تو علم تجوید پر بہت کام ہوا ہے ، علمائے تجوید کی خدمات پر بہت کچھ لکھا گیا اور تجوید کے مدارس کی خدمات پر بھی روشنی ڈالی گئی ، لیکن اردو کتب تجوید (چاہے وہ نصابی ہیں یا غیر نصابی) کے بارے میں نہیں لکھا گیا کہ ان کا معیار کیا ہے؟ یہی میری تحقیق کا مقصد ہے۔

اسلوب تحقیق

*اہم اور ضروری معلومات کو مرکزی تحقیقی مواد میں اور کچھ غیر اہم مواد کو حاشیہ میں لکھا ہے ۔
*مواد کے حصول کے لیے نجی لائبریریوں ، پبلک لائبریریوں، انٹرنیٹ، عملی جرائد و رسائل سے استفادہ کیا ہے ۔
*سہولت اور تفہیم کے لیے آخر میں اشاریہ بھی درج کیا ہے ۔
*حوالہ جات کی (تفصیل) فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے دی ہے۔

اردو میں کتب تجوید
ایک تحقیقی و تنقیدی
جائزہ

باب اول: علم تجوید (تعارف و پس منظر)

باب دوم: نصابی کتب

نصابی کتب (مختلف دینی مدارس میں شامل نصاب کتب تجوید کا تعارف و تبصرہ)

باب سوم: غیر نصابی کتب

(وہ کتب جو باقاعدہ اداروں میں شامل نصاب نہیں لیکن طلبہ تجوید کے لیے ممدو معاون اور خارجی مطالعہ کے لیے مفید ہیں)

خاتمہ: اقتراحات و توصیات (تجاویز)

مصادر و مراجع

π باب اولι

/

علم تجوید

* معنی و مفہوم
* تعارف وپس
منظر
* اقسام
* ضرورت و اہمیت

علم تجوید (تعارف و پس منظر)

قرآن عربی میں اُتارا گیا اور تجوید صحیح عربیت کے ساتھ پڑھنے کا نام ہے ۔ تجوید کے خلاف تلاوت کرنے سے اس کی عربیت اور عربوں کا لب و لہجہ سب خراب ہو کر رہ جاتا ہے ۔اس لئے اگر کوئی شخص کوشش کرے کہ مجھے عربوں کا سا طریقہ ادائیگی حاصل ہو ،اُس کے لئے فن تجوید کا حاصل کرنا ازحد ضروری ہے ۔ کیونکہ عربوں نے اس فن کو اسی لئے مدون کیا ہے کہ قرآن کریم کی صحیح تلاوت کی جاسکے ۔ اس لئے جو شخص قرآن کو خلاف تجوید پڑھے گا و ہ غلط پڑھے گا۔

تجوید کا مادہ ج ا د (جاد) ہے۔ جو ثلاثی مجرد کے باب نصر ینصر سے ہے ، جاد کا مطلب کسی چیز کا عمدہ ہونا یا اچھا بنانا ہے اسی سے جود ا لشی کی ترکیب ہے ، یعنی کسی چیز کو عمدہ بنانا، "جود کا فاعل اگر قاری ہو تو اس کا مطلب ہوگا تجوید کے لحاظ سے پڑھنا اسی سے مجود اسم فاعل ہے ، التجوید فی القرات قواعد فن قرأت کے مطابق پڑھنا"۔(1)

مقالہ نگار دائرہ معارف اسلامیہ رقمطراز ہیں

"تجوید قرأت قرآن کافن ہے کلمہ تجوید کے لغوی معنی ہیں التحسین یعنی آراستہ اور درست کرنا ، اصطلاح میں فن قرأت کا نام ہے جس سے حروف قرآن کی قرأت درست ہوجاتی ہے ، اس طرح کہ ہر حرف صحیح مخرج سے اپنی مکمل صورت میں بغیر افراط و تفریط بلا تکلف و تعسف نرمی و سہولت کے ساتھ ادا ہونے لگتا ہے ، اور ادا کرنے میں آواز نہ زیادہ زور کی ہوتی ہے اور نہ کمزور نہ بے جا طور پر کرخت اور نہ سست اور نہ اس میں کوئی لحن یعنی لغزش اور غلطی ہوتی ہے ، نہ بے جا تفخیم و ترقیق"۔(2)

اصطلاحی مفہوم میں تجوید سے مراد،**"وهو : علم باحث عن : تحسين تلاوة القرآن العظيم من جهة مخارج الحروف وصفاتها وترتيل النظم المبين بإعطاء حقها من الوصل والوقف والمد والقصر والإدغام والإظهار والإخفاء والإمالة والتحقيق والتفخيم والترقيق والتشديد والتخفيف والقلب والتسهيل . . . إلى غير ذلك"۔** (3)

علم تجوید وہ علم ہے جو قرآن مجید کی اچھے انداز میں تلاوت کے سلسلے میں حروف کے مخارج ان کی صفات اور ترتیل کی رعایت رکھنے کے بارے میں

---

1 بلیاوي ، عبدالحفیظ ، ابو الفضل ،مصباح اللغات، مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور،ج ۱،ص۱۰۴

2) دائرہ معارف اسلامیہ، ت،شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، جامعہ پنجاب لاہور پاکستان، ج۴ ،ص 167

3 حاجي, خليفة ، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، مكتبة المثني ،بيروت۔ ج ۱،ص231

بحث کرتا ہے نیز وصل، وقف ،مد اور قصر ،روم، ادغام، اظہار، اخفاء، امالہ ، تحقیق، تفخیم، تشدید، تخفیف، اقلاب، تسہیل وغیرہ کو صحیح طور پر ادا کرنا۔

تحسین یعنی آراستہ کرنا، درست کرنا، اصطلاح میں اس سے مراد فن قرأت ہے" جس کے تحت حروف قرآن کو ان کے صحیح مخرج کے مطابق پڑھا جاتا ہے اور حرف کو ادا کرنے میں آواز نہ زیادہ زور دار ہوتی ہے نہ کمزور اورنہ کوئی لغزش و غلطی ہوتی ہے" -(4)

تجوید کی اقسام:

تجوید کی تین قسمیں ہیں۔ ترتیل۔ حدر اور تدویر

ترتیل سے مراد الفاظ کو آہستگی کے ساتھ ان کے مطالب پر غور و خوض کرتے ہوئے پڑھنا ہے ۔ حدر سے مراد جلد اور تیز پڑھنا ۔ تدویر سے مراد اعتدال کے ساتھ پڑھنا ہے -(5)

علم التجویدکی ضرورت و اہمیت:

علم تجوید کی ضرورت و اہمیت قرآن پاک کی آیات سے واضح ہوتی ہے

{ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا } (6)

ترجمہ: اور کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف

{ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا} (7)

ترجمہ: اور کہنے لگے وہ لوگ جو منکر ہیں کیوں نہ اترا اس پر قرآن سارا ایک جگہ ہو کر اسی طرح اتارا تاکہ ثابت رکھیں ہم اس سےتیرا دل اور پڑھ سنایا ہم نے اسکو ٹھہر ٹھہر کر -

ورتل القرآن ترتیلا کی تفسیرمیں علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

والترتيل في القراءة هو التأني فيها والتمهل وتبيين الحروف والحركات تشبيها بالثغر المرتل وهو المشبه بنور الأقحوان وهو المطلوب (8)

یعنی قرأت میں ترتیل غور و فکر تدبر کا نام ہے کہ تلاوت آہستہ آہستہ حروف

---

4) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج۴، ص 168

5) قاسم محمود سید، شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا ,الفیصل ناشران اردو بازار لاہور،ص476

6) القرآن-73: 4

7) القرآن-25: 32

8) القرطبي،ابو عبد الله،محمد بن احمد، الجامع لأحكام القرآن ،تفسير القرطبي مؤسسة الرسالة - بيروت ، لبنان - الطبعة الأولى - طبعة عام 1427هـ ، 2006م، ج ۱،ص۱۱۷

کی پوری وضاحت اور حرکات و سکنات کی رعایت رکھتے ہوئے کی جائے جیسے سامنے کے چوڑے خوبصورت دانت جو گل بابونہ کی کھلی پتیوں کی طرح چمکتے ہیں قرأت میں بھی ایسی ہی خوبصورتی مطلوب ہے ۔

اور علامہ قرطبی:

{وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلاً} کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ :

ورسلناه ترسيلا؛ يقول: شيئا بعد شيء.(9)

یعنی کہا گیا کہ ہم نے اس کو نہایت عمدہ بنایا اور ایک ایک بات الگ الگ بیان کی۔

علامہ سیوطی ورتل القران ترتیلا کے بارہ میں فرماتے ہیں:

أخرج أحمد وأبو داود والترمذي وصححه والنسائي والحاكم وصححه والبيهقي في سننه عن عبدالله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : « يقال لصاحب القرآن يوم القيامة اقرأ وأرق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فإن منزلتك عند آخر آية تقرؤها » .(10) .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن صاحب قرآن سے فرمائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا کیونکہ تیرا مقام وہ ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے گا۔

اور ورتلنہ ترتیلا کی تفسیر میں علامہ سیوطی مزید لکھتے ہیں:

بيناه تبيانا بالامر والنهى و يقال انزلنا جبريل به متغرقا اية بعد اية (11)

یعنی ہم نے اس میں اوامر و نواہی کو خوب واضح کر کے بیان کیا اور کہا جاتا ہے کہ ہم نے جبریل کے ذریعے اس کو ایک ایک آیت کر کے نازل کیا۔

تجویدضرورت و اہمیت حدیث کی روشنی میں:

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینوا القران باصواتکم۔ (12)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی آوازوں سے قرآن مجید کو مزین کیا کرو۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی ان یتغنی بالقرآن (13)

---

9)ایضا ،ج 13،ص29

10) سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان 849- 911ھ 1445- 1505ء

الدر المنثور فی التفسیر بالماثور۔ بیروت، لبنان : دار المعرفۃ۔ج ۴ ،ص 58

11) سیوطی، جلال الدین، الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور - ج 3 ،ص 52

12) نسائی، احمد بن شعیب 215- 303ھ 830- 915ء ۔ السنن۔ بیروت، لبنان : دار الکتب العلمیہ، 1416ھ 1995ء۔ج1,ص 150

13) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ 194- 256ھ 810- 870ء ۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام : دار القلم، 1401ھ 1981ء۔ج،6ص108

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کسی اور آواز کی طرف کان نہیں لگاتے جتنا نبی کی اس آواز پر کان لگاتے ہیں جو قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ پڑھ رہا ہو۔

حضرت تھانوی لکھتے ہیں :

"تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا یا غلط پڑھنا یا بے قاعدہ پڑھنا لحن کہلاتا ہے اور یہ دو قسم پر ہے ، ایک یہ کہ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا جائے جیسے الحمد ، الھمد پڑھ دیا جائے، یا کسی حرف کو بڑھا دیا جائے جیسے الحمدللہ میں دال کے پیش کو اور ھاء کے زیر کو اس طرح کھینچ کر پڑھا، یا کسی حرف کو گھٹا دیا جیسے لم یولد میں واؤ کو ظاہر نہ کیا اس طرح پڑھا لم یلد یا زبر زیر پیش جزم میں ایک کو دوسرے کی جگہ پڑھ دیا جائے ، ان غلطیوں کو لحن جلی کہتے ہیں اور یہ حرام ہیں"-(14)

قاری عبدالخالق صاحب لکھتے ہیں:

"کہ حروف کو ان کے مخارج اور جمیع صفات لازمہ و عارضہ کے ساتھ ادا کرنا اس میں بہت احتیاط کرنی چاہئے ,ایک حرف کی بجائے دوسرا حرف پڑھنا، کھڑے کو پڑا پڑھ دیا جائے یا زبر زیر کو اتنا زائد کھینچ دیا کہ حرف پیدا ہوگیا یا ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کردیا تو گنہگار ہوگا اور اس قسم کی غلطی کو لحن جلی کہتے ہیں اور اس طرح پڑھنا حرام ہے" - (15)

حضرت احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:

"اتنی تجوید جس سے تصحیح حروف ہو اور غلط خوانی سے بچے فرض عین ہے "- (16)

مفتی عزیز الرحمن لکھتے ہیں:

"وہ لحن جس میں تغنیٰ ہو وہ مفسد صلوۃ ہے (تغنیٰ یعنی گانے بجانے کی آواز) اگر معنی بگڑ جائیں تو نماز فاسد ہوجائے گی" -(17)

قاری فتح محمد لکھتے ہیں:

"حروف کو صحیح ادا کرنا اور بے موقع وقف نہ کرنا دونوں باتیں ہر شخص پر واجب ہیں البتہ جو پوری محنت کے بعد بھی ان دونوں چیزوں پر عمل نہ کرسکے وہ شرعاً معذور ہے ، اس کو گناہ نہ ہوگا"- (18)

---

14) تھانوی، اشرف علی،جمال القرآن،ص 13,14

15) عبدالخالق ، استاذ القراء ،تیسرا التجوید ،مکتبۃ الحسن لاہور ،ص8،9

16) احمد رضا خان ،احمد رضا، ابن نقی علی خاں قادری بریلوی 1272- 1340ھ 1886-1921ء - العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ مسلم کتاب، 1420 لاہور، پاکستان : 1999ء،ج3،ص,107

17) عزیز الرحمن ، مفتی ، فتاویٰ دار العلوم دیوبند مکمل ،ناشر دار العلوم دیوبند، انڈیا، ج۲،ص232

18)فتح محمد ،قاری ، عنایات رحمانی ،مکتبۃ القرآن،کراچی،ج۱،ص,63